55

ایک خاتون کی رسول اللہ ﷺ سے شادی اور پناہ مانگنا

مفتیانِ وعلماءِ کرام ومشائخ عظام! کیا کوئی ایسا واقعہ ملتا ہے کہ ایک خاتون کی شادی رسول اللہ ﷺ سے ہوئی مگر جب آپ اس کے قریب آئے تو اس نے کہا میں اللہ کی پناہ مانگتی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تو نے بہت بڑے کی پناہ مانگی ہے آپ نے اسے گھر بھیج دیا، کہا جاتا ہے کہ اس کے پس منظر میں یہ ہے کہ اسے ایسا کہنے کا مشورہ بقیہ ازواج مطہرات نے دیا تھا جس کی بنیاد سوتن والا مسئلہ تھا اس کی حقیقت کیا ہے واضح فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

ایسا واقعہ بعض کتب احادیث اور سنت کی معتبر کتابوں میں ملتا ہے کہ اس عورت نے جب اللہ کی پناہ طلب کی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے بہت بڑے کی پناہ طلب کی ہے آپ ﷺ نے اسے کچھ ہدیہ وغیرہ دے کر اس کے گھر بھیج دیا۔

عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ ابْنَةَ الجَوْنِ، لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا، قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، فَقَالَ لَهَا: «لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ، الحَقِي بِأَهْلِكِ» [1]

[1] صحیح البخاری، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ مَنْ طَلَّقَ وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ، حدیث:5254.

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جون کی بیٹی (امیمہ یا اسماء) جب نبی کریم ﷺ کے یہاں (نکاح کے بعد) لائی گئیں اور نبی کریم ﷺ ان کے پاس گئے تو اس نے یہ کہہ دیا کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے اس پر فرمایا کہ تم نے بہت بڑے کی پناہ مانگی ہے، اپنے میکے چلی جاؤ۔“

اس عورت کے نام میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن راجح موقف کے مطابق اس کا نام امیمہ بنت النعمان بن شراحیل ہے، جیسا کہ صحیح بخاری کی ہی روایت میں اس کی وضاحت موجود ہے:

تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيلَ، فَلَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا، فَكَأَنَّهَا كَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُجَهِّزَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ

”رسول اللہ ﷺ نے امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا تھا، پھر جب وہ نبی کریم ﷺ کے یہاں لائی گئی۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے اس نے ناپسند کیا۔ اس لیے نبی کریم ﷺ نے ابواسید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس کا سامان تیار کر دیں اور رازقیہ کے دو کپڑے اسے پہننے کے لیے دے دیں۔“[1]

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)		2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)		4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	

[1] صحیح البخاری، كِتَاب الطَّلَاقِ، بَابُ مَنْ طَلَّقَ وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ، حدیث:5256.

9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)	واصل واسطی	10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام

حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ

نائب رئیس

مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

ارشاد الحق اثری

رئیس

مفتی حافظ عبد الستار الحماد حفظہ اللہ